

چنانچہ ان کا کام بھی ختم ہو گیا اور جس منصب کا وظیفہ ختم ہو جائے، اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں رہتی۔ ایک غالب تھا، جو فرائض عشق ادا کر سکتا تھا۔ وہ نہ رہا تو حسن و عشق کا پورا ہنگامہ سرد پڑ گیا۔

اس شعر میں لفظ "معزولی" منصب کی رعایت سے آیا ہے۔

۳۔ لغات۔ سیاہ پوش : سیاہ لباس پہننے والا۔ یہ لباس عموماً سوگ میں پہنا جاتا ہے۔

تشریح : جب شمع بجھتی ہے تو اس کے رشتے سے دھوئیں کی لہر اٹھتی ہے۔ اس سے شاعر نے یہ نتیجہ نکالا کہ شمع کے بجھنے پر اس کے شعلے نے سیاہ ماتمی لباس پہن لیا۔ اسی طرح جب میری شمع حیات گل ہوئی، جو شعلہ عشق کا مرکز و مامن تھی تو اس کے ماتم میں شعلہ عشق نے بھی سیاہ لباس ہی پسند کیا۔

شاعر کا مقصد یہ ہے کہ عشق کی حرارت و رونق صرف میرے دم سے تھی۔ میری ہی شمع حیات سے عشق کی انجن میں روشنی کا سرو سامان تھا۔ میں دنیا سے رخصت ہو گیا تو اب خود عشق کے شعلے کو سوگ میں سیاہ لباس پہننے کی ضرورت پیش آ گئی۔ شمع کا بجھنا روزانہ لاکھوں آدمی دیکھتے ہیں، مگر اس سے یہ مضمون کسی نے پیدا نہ کیا۔ یہ شعر بھی اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ غالب کا مشاہدہ کس قدر گہرا اور حقیقت راس تھا۔

۴۔ تشریح : جب میں زندہ تھا تو حسینوں کو منہدی کا محتاج ہونے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ وہ میرے خون دل سے اپنے ناخن رنگ لیتے تھے۔ اب میں دنیا میں نہ رہا تو انھیں منہدی کی ضرورت پیش آئی۔ یہ کیفیت دیکھ کر قبر میں میرا دل خون ہوا جاتا ہے۔ میرے ہوتے انھیں کسی کی محتاجی نہیں کرنی پڑتی تھی۔

۵۔ لغات۔ درخورِ عرض : پیش ہونے کے لائق۔ نمایاں ہونے کے قابل۔

جو ہر بیدار : ظلم کا جو ہر۔ شعر میں اشارہ سُرے کی طرف معلوم ہوتا ہے، کیونکہ حسینوں کی آنکھیں جب تک سرگم نہ ہوں، ان کی نگاہیں دلدوزی میں درجہ کمال